REOD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ ۶ شوال ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۴ شہادت ۱۳۳۸ ہش ۱۵ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ۱۳ اپریل کی اطلاع قبل ازیں شائع ہو چکی ہے جو یہ ہے:۔

"درد ابھی تک جاری ہے۔ لاہور اور لائل پور کے ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تھا۔ مگر معمولی افاقہ کے بعد مزید فرق نہیں پڑا۔"

احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے!

اگر روس نے اقتصادی امداد روک دی تو ہم دوسرے ملکوں سے امداد حاصل کریں گے

متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر مملکت کمال رفعت کا اعلان

قاہرہ ۱۴ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر مملکت جناب کمال رفعت نے کہا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے کمیونسٹوں کے خلاف جو مہم شروع کی ہے۔ اس کے پیش نظر اگر روس نے اقتصادی امداد روک دی۔ تو ہم دوسرے ملکوں سے بآسانی امداد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس خیال کا اظہار انہوں نے اپنے ایک مضمون میں کیا ہے۔ جو حال ہی میں قاہرہ کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ روسی امداد بند ہونے کا ہمارے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ دوسرے ملکوں سے امداد حاصل کرنے کا فوری طور پر انتظام ہو سکتا ہے۔ یاد رہے کہ قبل ازیں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ پچھلے دنوں امریکی سفیر مقیم قاہرہ نے صدر ناصر سے طویل ملاقات کی تھی۔ جس میں متحدہ عرب جمہوریہ کے لئے امریکی امداد کا سوال بھی زیر غور آیا تھا۔

مغربی جرمنی کا فوجی وفد امریکہ روانہ ہو گیا

وفد جدید ترین امریکی ہتھیاروں کی کارکردگی کا مطالعہ کریگا

فرانکفورٹ ۱۴ اپریل۔ مغربی جرمنی کے وزیر دفاع مسٹر جوزف سٹراس کل رات امریکہ روانہ ہو گئے۔ جہاں کئی ہفتے قیام کریں گے۔ مسٹر سٹراس نے بتایا کہ وہ یہ دورہ امریکی وزیر دفاع مسٹر میکلرائے کی دعوت کی بناء پر کر رہے ہیں۔ ان کے ہمراہ جرمن فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ہانسنگی اور دوسرے کئی اعلیٰ فوجی افسر بھی امریکہ گئے ہیں۔ یہ لوگ امریکہ کے متعدد فوجی اداروں اور دفاعی کارخانوں میں جائیں گے۔ اس کے علاوہ کم بلندی پر اڑنے والے ہوائی جہازوں کو مارنے والے جدید ترین امریکی ہتھیاروں کی کارکردگی بھی دیکھیں گے۔

عراق کے چار ممتاز وزراء مستعفی

قاہرہ ۱۴ اپریل۔ مصری اخبارات نے یہ اطلاع شائع کی ہے۔ کہ عراقی وزیر اعظم جنرل قاسم نے تحریک مزاحمت کے دستوں کو اسلحہ مہیا کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ ان کی کابینہ کے چار وزراء اس کے خلاف احتجاج کے طور پر مستعفی ہو گئے ہیں یہ چاروں قومی جمہوری پارٹی کے رکن ہیں۔ اور ان کے نام یہ ہیں۔ جواد ہاشم وزیر خارجہ محمد حدید وزیر خزانہ حسین جمیل وزیر قومی راہ نمائی اور حسین طلبانی وزیر تعمیرات اور مواصلات ان وزراء نے استعفوں سے قبل وزیر اعظم سے کہہ دیا تھا۔ کہ وہ کمیونسٹوں کی موافقت میں اتنی دور نکل گئے ہیں کہ اب واپس نہیں آ سکتے۔ ان اطلاعات کے مطابق قاسم نے ابھی ان وزراء کے استعفے منظور نہیں کئے۔

— بھروسہ نہیں کر سکتے۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا وزیر اعظم سے میری جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس کا تعلق سکھوں کی مذہبی آزادی کا سے ہے لیکن سیاسی اقتدار کے بغیر آزادی برقرار نہیں رہ سکتی۔

— کراچی ۱۴ اپریل۔ گورنروں کی جو کانفرنس ۱۵ اپریل کو ڈھاکہ میں منعقد ہونا تھی اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

سکھوں کا علیحدہ صوبہ بنانے کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۴ اپریل۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے پنجابی بولنے والا ایک علیحدہ سکھ صوبہ بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کل انہوں نے دہلی کے قریب ایک گوردوارے میں سکھوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علیحدہ صوبہ بنانا سکھوں کا آخری مقصد ہے۔ نیز اس ضمن میں مزید اعلان کیا کہ جو لوگ ہم پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ ہم بھی ان پر

چوہدری عبداللہ خان صاحب کی علالت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

آج رات کراچی سے بذریعہ فون معلوم ہوا ہے کہ چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت کراچی کو جناح ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر کرنل سرور صاحب نے کہا ہے کہ دو تین دن تک زیر معائنہ رکھنے اور ضروری ٹسٹ کرنے کے بعد صحیح تشخیص کے متعلق کوئی رائے دے سکوں گا۔ چوہدری صاحب بہت کمزور ہو رہے ہیں۔ احباب کرام اس مخلص بھائی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

چوہدری صاحب کے اہل خانہ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو ان کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ یا جنہوں نے تار یا خط کے ذریعہ چوہدری صاحب کی خیریت دریافت کی ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴/۴/۵۹

ضلع لائل پور میں گندم کی پیداوار

لائل پور ۱۴ اپریل۔ محکمہ خوراک کے حکام نے اندازہ لگایا ہے کہ ضلع لائل پور میں گزشتہ سال کی نسبت امسال دس پندرہ فیصدی زیادہ گیہوں پیدا ہوگا۔ وہاں فصل آجکل کاٹی جا رہی ہے۔ امید ہے دو ہفتہ تک گندم مارکیٹ میں آ جائے گی۔

— کلکتہ ۱۴ اپریل۔ کالمپانگ سے اطلاع ملی ہے کہ تبت کے بڑے لامہ کرماپا لامہ بھوٹان پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے پناہ لینے کی درخواست کر دی ہے۔

نظارت اصلاح و ارشاد کا ٹیلیفون نمبر

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بھی ٹیلیفون لگ گیا ہے۔ ٹیلیفون کا نمبر ۷۶ ہے۔

ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کی جو اطلاعات آ رہی ہیں۔ ان میں حسب قاعدہ سکرٹری مال کی رپورٹ نہیں ہے۔ اخبار میں بھی اعلان کیا جا رہا ہے۔ اور ایجنڈا میں بھی یہ بات درج ہے کہ تصدیق کا ہونا ضروری ہے لہذا درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے نمائندگان کو بقایا چندہ کے متعلق تصدیق ضرور دیں۔ ورنہ حصول ٹکٹ داخلہ میں دقت ہوگی۔

(سکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

سادہ زندگی

سادہ زندگی کی تحریک جو بعض نیک خواتین نے پاکستان میں شروع کی ہے وہ نہایت ہی قابل ستائش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں ہمارے بعض مرد بھی خاصکر طالب علم فیشن کے دلدادہ ہیں وہاں ہماری عورتیں تو گویا فیشن میں غرق ہو چکی ہیں۔ تزئین کے سامانوں پر ہماری بعض متمول خواتین اتنا روپیہ ماہوار صرف کر رہی ہیں۔ کہ اتنا روپیہ ایک چھوٹے سے متوسط خاندان کی بسر اوقات کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

ہمارا ملک ایک غریب ملک ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری اکثریت ایسی ہے جن کے پاس کافی لباس اور خوراک نہیں۔ اگرچہ بہت سے متمول گھرانے ایسے ہیں جو اعلےٰ لباس اور خوراک کے علاوہ بھی فضولیات پر بے تحاشہ روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ مشکل یہ ہو گئی ہے۔ کہ آج کل بازار میں بہتر سے بہتر اور قیمتی سے قیمتی سامان مل سکتے ہیں۔ جن کو اگر نہ خریدا جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن انہیں ضروریات زندگی میں داخل کر لیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اشیاء زندگی میں آرام اور سہولت کے لئے خریدنی ضروری ہیں۔ لیکن ایسی صورت میں بھی یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم زیادہ سے زیادہ قیمتی اشیاء خریدیں اکثر ایسی چیزیں یورپ کی بنی ہوئی ہیں۔ اور ہم جب خریدنے لگتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ یورپ میڈ چیزیں خریدیں۔ خواہ قیمت زیادہ ہی دینی پڑے۔ ہم مانتے ہیں کہ یورپ میڈ اشیاء اچھی ہوتی ہیں۔ لیکن ایک غریب ملک کے رہنے والوں کے لئے اول تو ضروری نہیں کہ وہ ایسی چیزیں ضرور خریدیں۔ لیکن اگر خریدنی لازمی ہی ہوں تو بہتر ہے کہ ہم اپنے ملک کی بنی ہوئی اشیاء خریدیں تاکہ ہمارا روپیہ ملک سے باہر نہ جائے۔

غیر ملکی اشیاء خریدنے میں کئی قسم کے نقصانات ہیں۔ سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ ایسی اشیاء منگوانے کے لئے زرمبادلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنا زرمبادلہ ایسی باتوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم اپنے ملک کے لئے واقعی وہ ضروری سامان نہیں خرید سکتے جس کے بغیر چارہ نہیں۔ مثلاً ہمیں مشینری کی ضرورت ہے۔ جو ابھی ہم اپنے ملک میں تیار نہیں کر سکتے اگر ہمارا زرمبادلہ فضول اشیاء کی درآمد میں صرف ہو جائے تو مشینری نہیں خرید سکیں گے۔ اور اگر مشینری درآمد نہ کریں گے تو ملکی صنعت کو ترقی نہیں دی جا سکے گی۔ اور ہم اچھی چیزیں پیدا نہیں کر سکیں گے۔ اور ہمیشہ اسی چکر میں گرفتار رہیں گے۔ کہ اچھی اشیاء کے لئے یورپ کا منہ دیکھا کریں۔ اور اس طرح ہمیشہ اپنا روپیہ باہر بھیجتے رہنے سے ملک کی اقتصادی حالت ابتر سے ابتر ہو جائے گی۔

پھر اگر ہم جلد از جلد صنعت میں ترقی نہیں کرتے۔ تو ملک میں بیکاری بڑھتی جائے گی۔ جس سے بہت سی برائیاں پیدا ہوں گی۔ بلکہ ملک کے امن کو بھی سخت خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ بے کاری کی وجہ سے جرائم بھی زیادہ ہو جائیں گے۔ اور آرام سے زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے گا۔

بہرحال ملک میں خواتین نے جو سادہ زندگی کی تحریک شروع کی ہے۔ یہ نہایت ہی مبارک تحریک ہے۔ اور ہم اس کا نہایت مسرت کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہر چھوٹے بڑے شہر اور قصبہ میں بلکہ ہر گاؤں میں اس کی شاخیں جلد از جلد کھل جائیں اور شہروں کے ہر محلہ میں ایسے مراکز بنائے جائیں۔ سکولوں اور کالجوں میں تنظیمیں قائم کی جائیں۔ اور ایک نہایت وسیع پیمانہ پر ملک کے طول و عرض میں سادہ زندگی کی تبلیغ کی جائے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے بیسیوں سال پہلے ایسی تحریک جماعت میں چلا رکھی ہے۔ جو تحریک جدید کے مطالبات کے نام سے موسوم ہے۔ اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جماعت کے افراد کو سادہ زندگی بسر کرنے کے ذرائع اور طریقے بتلائے جائیں۔ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ احمدی نوجوانوں کو ان مطالبات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی طرف نہ صرف متوجہ کریں۔ بلکہ انہیں ان پر عمل پیرا کرانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں۔ خدام الاحمدیہ کی طرح لجنات اماء اللہ کا بھی فرض ہے کہ وہ احمدی خواتین کو سادہ زندگی بسر کرنے کی طرف رغبت دلائیں۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ شائد اس طرف سے کسی قدر سستی برتی جا رہی ہے۔ اور بعض دفعہ ایسی شکایات سننے میں آتی ہیں کہ احمدی نوجوان اور خواتین ان ہدایات پر پوری طرح عمل نہیں کرتے۔ اگرچہ یہ شکایات زیادہ نہیں۔ اور جماعت ایک بڑی حد تک تحریک جدید کے مطالبات کی پابندی کرتی ہے لیکن ابھی ترقی کی بہت گنجائش ہے۔ اور چاہیئے کہ جماعتیں از سر نو اس طرف خاص توجہ کریں۔ خدام اور لجنات کا فرض ہے کہ وہ تحریک جدید کے مطالبات پر خود بھی پورا پورا عمل کریں۔ اور جماعتوں سے بھی عمل کرائیں۔ بلکہ ان کا فرض یہ ہے کہ وہ تمام پاکستانیوں کے سامنے سادہ زندگی کا ایک اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اس طرف لجنات کو توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض متمول احمدی گھرانوں میں تحریک جدید کے مطالبات کو بہت حد تک نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اگرچہ خدا کے فضل سے ہمارے نوجوان مرد اور عورتیں سینما وغیرہ فضولیات سے بچے ہوئے ہیں۔ تاہم لباس اور خوراک میں ابھی تبدیلی کی بہت گنجائش ہے۔ ہماری عورتیں بھی تزئین کی اشیاء پر بہت روپیہ ضائع کرتی ہیں۔ جن سے انہیں بچنا چاہیئے۔

آخر میں ہم احمدی نوجوانوں اور خواتین سے پھر اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ تحریک جدید کے مطالبات پر پوری پوری طرح عمل کریں۔ بلکہ دوسروں کو بھی ان پر عامل بنائیں۔ اور اس طرح نہ صرف اپنا روپیہ ضیاع سے بچائیں بلکہ ملک و قوم کی اقتصادی حالت سنوارنے میں بھی مددگار بنیں۔

اسلام کا اثر

پچھلے دنوں غانا (مغربی افریقہ) یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک مذاکرہ علمیہ کی مجلس منعقد کی گئی یونیورسٹی میں کرسچن سٹوڈنٹ موومنٹ کے نام سے ایک سوسائٹی ہے اس کے پریذیڈنٹ مسٹر فرگوسن ہیں۔ یہ مذاکرہ اسی سوسائٹی کے زیر انتظام قائم ہوا۔ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ کرسچن سٹوڈنٹ اسلام اور عیسائیت کے متعلق معلومات حاصل کریں۔ اس لئے مذاکرہ میں "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر تقریریں کی گئیں۔ اس مذاکرہ کا کچھ حال الفضل مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۵۹ء صفحہ ۴ پر مکرم عبدالرشید صاحب رازی کے قلم سے درج کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو۔

"نسیم سیفی صاحب (مسلم نمائندہ) نے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر پیش کیا کہ خدا تعالیٰ ایک ہے وہ کسی صورت میں بھی کسی کے ساتھ شریک نہیں ہے۔

آپ نے قرآن مجید سے چند ایک آیات بھی پیش فرمائیں۔ آپ نے دس منٹ تک بڑی اچھی طرح خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر پیش کیا۔ بعدہ چیئرمین نے پروفیسر ولیم سن (عیسائی نمائندہ) سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت عیسائی نقطۂ نظر کے مطابق بیان کرنے کو کہا تو مسٹر ولیم سن نے بجائے اس کے کہ عیسائیت کا نقطۂ نظر پیش کرتے اپنی تقریر کے شروع میں ہی کہہ دیا۔ کہ ہم مسلمانوں کے اس نقطۂ نظر سے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے متفق ہیں"۔

مذاکرہ کے دوران میں کسی عیسائی نمائندہ نے تثلیث کے تصور کو پیش نہ کیا بلکہ بار بار اس طرف توجہ دلانے کے باوجود خاموشی ہی رہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام نے اللہ تعالیٰ کی توحید کا جو تصور پیش کیا ہے۔ اس سے عیسائی دنیا بے حد متاثر ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مغربی دنیا میں قرآن کریم کی تعلیم کو پورے زور شور سے پیش کیا جائے۔

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری انچارج مبلغ بورنیو نے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہونے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ مولوی صاحب موصوف خود بھی بیمار ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی اور ان کے اہل و عیال کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء

بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ چالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

سکرٹری مجلس مشاورت

ضروری اعلان

مکرم محترم مولوی منشی خان صاحب معلم کو نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے بہاولپور اور سابق سندھ کی جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان سے تعاون فرمایا جائے۔ اور نشر و اشاعت کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد کر کے شکریہ کا موقعہ دیا جائے۔

رسید بک منشی خان صاحب کے پاس ہے جو رقم چندہ میں دی جائے۔ اس کی رسید حاصل کر لی جائے۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

انگریز مبلغ اسلام مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ ڈچ گی آنا میں

وزیر اعظم سے ملاقات اور ڈچ ترجمہ قرآن کی پیشکش۔ ریڈیو پر تقاریر

مشہور اخبارات میں تذکرہ

(از مکرم شیخ رشید احمد صاحب اسحٰق بتوسط وکالت تبشیر)

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ انچارج مبلغ ٹرینیڈاڈ کے حالیہ دورہ ڈچ گی آنا کی تفصیلات پیش خدمت ہیں۔

برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مورخہ ۲۱ ۲/۵۹ بروز ہفتہ صبح سات بجے بذریعہ بحری جہاز برٹش گی آنا تشریف لائے خاکسار ان کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی موجود تھا۔ آپ کے ساتھ برٹش گی آنا کے ایک احمدی دوست مسٹر محمد مسلم کریم بھی تشریف لائے۔ خاکسار نے آپ کی آمد سے کما حقہٗ فائدہ اٹھانے کے لئے ایک مصروف تبلیغی پروگرام ترتیب دیا۔ ان علاقوں میں یہ احساس شدت سے پایا جاتا ہے۔ کہ مذہب اسلام صرف عربوں اور ہندوستانیوں کے لئے ہے یورپین اقوام مذہب اسلام قبول نہیں کرتیں چنانچہ ایک دفعہ ایک بڑے رئیس مسلمان نے خاکسار کو طنزیہ طور پر کہا۔ کہ تمہاری جماعت کے یورپین مشنوں کا محض پروپیگنڈہ ہے یورپ کے لوگ مسلمان نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی آمد اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔

۲۱ ۲/۵۹ کو پانچ بجے شام کو غیر مسلم معززین سے ان کی ملاقات کا اہتمام کیا گیا جن میں حکومت کے ممتاز عہدوں پر فائز آفیسرز و تجارت پیشہ شامل تھے۔

۲۲ ۲/۵۹ بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے دو بجے تک گھر پر ہی مختلف احباب آپ سے ملاقات کے لئے آتے رہے برادرم آرچرڈ ان کے سوالات کے جوابات دیتے۔ یہ سلسلہ سوالات و جوابات دو بجے تک جاری رہا۔

۲۳ ۲/۵۹ صبح آٹھ بجے خاکسار برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور مسٹر مسلم کریم کو یہاں کے مختلف مشہور روزناموں کے ایڈیٹر صاحبان کے پاس بغرض انٹرویو لے گیا۔ پہلا انٹرویو Suriname اخبار کے ایڈیٹر Mr. Wensla... Gaande نے لیا۔ ایڈیٹر کے مختلف سوالات کے جوابات دیتے ہوئے برادرم آرچرڈ نے اپنے قبول احمدیت کے حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت اور نبوت کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالی۔ شام کے وقت یہ انٹرویو اخبار کے پہلے صفحہ پر جلی سرخیوں سے شائع ہوا۔ دوسرا انٹرویو روزنامہ De Ware Tijd کے نامہ نگار نے لیا جو دوسرے روز شائع ہو گیا۔ اسی دن خاکسار نے برادرم آرچرڈ اور محمد مسلم کریم کی مسٹر Groenman ڈائریکٹر آف سنٹرل بنک سے ملاقات کرائی وہاں پر ڈائریکٹر موصوف نے اس بات کا اظہار کیا کہ درحقیقت مذہب اسلام اپنے اندر ایک جذب کی طاقت رکھتا ہے۔ برادرم آرچرڈ نے اپنے قبول احمدیت کے تذکرہ میں بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے ڈائریکٹر موصوف نے ہمارے ڈچ گی آنا مشن کی تبلیغی کوششوں اور ان کے عمدہ نتائج کا اعتراف کیا۔

بعض حالات کی وجہ سے برادرم مسلم کریم اسی روز واپس برٹش گی آنا تشریف لے گئے اس لئے ان کی واپسی کے ضروری انتظامات کئے گئے چنانچہ شام کے سات بجے ہم نے ان کو برٹش گی آنا کے لئے الوداع کیا۔ خدا کے فضل سے وہ اپنے مختصر قیام میں ہمارے مشن کی اشاعت اسلام کی کوششوں سے بہت متاثر ہوئے۔

۲۴ ۲/۵۹ بروز منگل صبح نو بجے Mr. R. Williams امریکن کونسل سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ خاکسار برادرم آرچرڈ صاحب کو امریکن سفارت خانہ میں لے گیا۔ امریکن کونسل سے ان کا تعارف کرایا یہ ملاقات بہت مفید ثابت ہوئی۔ سفیر موصوف نے باوجود اپنی شدید مصروفیات کے ۳۵ منٹ تک خاص دلچسپی کے ساتھ احمدیہ عقاید۔ نظام جماعت اور دیگر مسلمانوں سے احمدیہ جماعت کے امتیاز کے بارہ میں سوالات کئے جن کے خاکسار اور برادرم آرچرڈ نے جوابات دئے۔ کونسل موصوف نے ڈچ گی آنا مشن کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس مشن کے ذریعہ یہاں بسنے والی مختلف اقوام کے متعلق بہت عمدہ اور مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اس کے بعد ہم یہاں کے چوٹی کے اخبار De West کے دفتر میں بغرض انٹرویو گئے جو اسی شام کو شائع ہو گیا۔ انٹرویو کے بعد ہم حکومت کے محکمہ اطلاعات و نشریات میں گئے وہاں اس محکمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر سے برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کا تعارف کرایا محکمہ متعلقہ نے ہمارے مشن سے عمدہ تعلقات کی بنا پر اپنے حال ہی میں مکمل ہونے والے..... Studio کو دکھانے کے لئے اپنے ایک مستعد کارکن مسٹر البرٹ ہنٹر کو متعین کیا۔ مسٹر البرٹ نے مختلف شعبہ جات دکھاتے ہوئے اس کی تفصیلات بھی بتلائیں کہ کس طرح یہ محکمہ اپنے ملک کی کلچرل۔ سوشل اور دیگر کئی اقسام کی پبلسٹی بیرونی ممالک میں پیش کرتا ہے۔ ریڈیو سرینام AVROS ہمارے قائم پروگرام کو روزانہ سوا تین بجے نشر کرتا۔

یہاں سے واپسی پر ریڈیو Paramaribo کے ڈائرکٹر سے ملاقات کی انہوں نے خاکسار اور برادرم آرچرڈ کے انٹرویو کا اہتمام کیا جو ۵-۴۵ شام نشر کیا گیا۔ رات کو بعض معززین ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

۲۵ ۲/۵۹ بروز بدھ خاکسار نے عزت مآب وزیر اعظم مسٹر S. D. Emanuels سے ۹½ بجے کا وقت پہلے ہی سے لیا ہوا تھا۔ وزیر اعظم ان ایام میں خصوصیت سے بہت مصروف ہیں لیکن انہوں نے میری درخواست کو منظور کرتے ہوئے وقت دیا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برادرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے ان کی خدمت میں ڈچ ترجمہ قرآن پیش کیا! ور ایک ایڈریس پڑھا جس میں ...

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کی حقیقت

یاد رکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے۔ بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے۔ جس سے دیکھنے والے کو پتہ لگتا ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے ایسا ہی صلوٰۃ میں منشاء الٰہی کی تصویر ہے۔ نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء و جوارح حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے۔ جب انسان کھڑا ہوتا ہے اور تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کا نام قیام رکھا ہے اب ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ حمد و ثنا کے مناسب حال قیام ہی ہے۔ بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں۔ تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ تو ادھر ظاہری طور پر قیام رکھا ہے۔ اور ادھر زبان سے حمد و ثنا بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالےٰ کے حضور کھڑا ہو۔ حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مصدق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے۔ تو وہ ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے۔ اس الحمد للہ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر الحمد للہ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالےٰ ہی کے لئے ہیں۔ جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا تاکہ روحانی قیام نصیب ہو۔

پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اسکے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سبحان ربی العظیم زبان سے کہا اور حال سے جھک کر دکھایا۔

یہ اس قول کے ساتھ حال دکھایا پھر تیسرا قول ہے۔ سبحان ربی الاعلیٰ۔ اعلیٰ افعل التفضیل ہے یہ بالذات سجدہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرتا ہے۔ اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کر لی۔

اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں۔ ایک تصویر اسکے آگے پیش کی گئی۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کیا گیا ہے زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے۔ اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہو گئی۔

تیسری چیز اور ہے۔ وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اس پر نظر کرکے دیکھے۔ کہ درحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے! ور کھڑا بھی ہے اور رُوح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے۔ جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے اور جب سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرتا ہے۔ اس کی علو شان کو ملاحظہ میں لا کر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ رُوح بھی الوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے۔ غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہولے، اس وقت تک مطمئن نہ ہو۔ کیونکہ یقیمون الصلوٰۃ کے معنے یہی ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو؟ تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جاوے۔ اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو۔ ابتدائی حالت میں شکوک و شبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے۔ اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے۔ اور خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۵ام و ۱۶ام)

احمدیہ کی تاریخ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی صداقت کے طور پر برادرم آرچرڈ کو پیش کیا۔ وزیر اعظم نے ہماری اس کوشش کو بہت سراہتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔ اس تقریب کی خبر A.N.P. اور R.V.D.S نے اخبارات کو مہیا کی نیز ملک کے تمام ریڈیو سٹیشنز سے یہ خبر نشر کی گئی۔ اس تقریب کے فوٹو سرکاری طور پر اتارے گئے۔ اس تقریب کے بعد ہم یہاں کی مشہور لائبریری S.C.C میں گئے جہاں مختلف شعبوں کا برادرم آرچرڈ صاحب نے معائنہ کیا۔ اسی دن تین بجے دوپہر بذریعہ ریڈیو Suriname ان کی تقریر کا وقت مقرر کرایا گیا۔ آپ نے "اسلام" پر پندرہ منٹ تک تقریر کی خاکسار نے بھی دس منٹ تک آرچرڈ صاحب کی قبول احمدیت کا تذکرہ کیا اس تقریر کی اطلاع برٹش گی آنا میں بھی کرائی گئی تھی۔ غرضیکہ اس تقریر کو ہزاروں لوگوں نے سنا۔

ساڑھے تین بجے ایغر اٹم سیخن گاؤں کی جماعت میں گئے۔ وہاں پر خاکسار کے قائم کردہ اسکول کے طلباء و طالبات نے آپ کو خوش آمدید کہنے کے ساتھ پھولوں کے ہار پہنائے آپ نے وہاں پر ایک تقریر کی جس کا ترجمہ خاکسار نے کیا وہاں سے واپس آکر شام آٹھ بجے H.N.S. کلب کے ہال میں برادرم آرچرڈ کی تقریر ہوئی۔ جس کی اطلاع ملک کے تمام اخباروں اور ریڈیو سٹیشنز کے ذریعہ کرائی گئی تقریر کا عنوان تھا:۔

"Islam and Universal Brotherhood."

آٹھ بجے کلب کے صدر مسٹر ہیلاد سنگھ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں ڈچ زبان میں ڈچ گی آنا مشن کے ان کے ساتھ تعاون اور دوستانہ تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے بشیر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ صدر کی تعارفی تقریر کے بعد خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کے بعد پندرہ منٹ تک برادرم آرچرڈ صاحب کی قبول احمدیت کا واقعہ سنایا۔ اس کے بعد برادرم موصوف سٹیج پر تشریف لائے آپ نے ۴۵ منٹ تک نہایت جرأت اور جوش کے ساتھ مذہب اسلام پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر سے متاثر ہو کر حاضرین نے متعدد بار دوران تقریر میں چیئرز سے خراج تحسین پیش کیا۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ جن کے خاکسار اور برادرم آرچرڈ نے جوابات دئے۔

۵۹/۲/۲۵ بروز جمعرات یہ آپ کا آخری دن ڈچ گی آنا میں تھا۔ اسی دن خاکسار نے آپ کے اعزاز میں ایک لنچ دیا۔ اس لنچ پر معزز علم دوست احباب۔ اعلیٰ سرکاری افسر اور ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر سومار و بھی شریک ہوئے لنچ کے بعد بعض احباب نے سوالات کئے جن کے جوابات دئے گئے۔ مسٹر Vanhantam نے مختصر تقریر کرتے ہوئے برادرم آرچرڈ کو خوش آمدید کہا۔ سات بجے آپ بذریعہ Persica براستہ برٹش گی آنا کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے آپ ٹرینیڈاڈ واپس چلے جاویں گے ان تمام تقاریب میں برادرم عزیز صاحب بھی شریک ہوئے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان علاقوں میں ہم کو بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین +

سیرالیون کے دو۲ احمدی چیفوں کے لئے درخواست دعا

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون احمدیہ مشن)

سیرالیون کے ایک مخلص احمدی چیف مکرم الحاج قاسم کامانڈا صاحب بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ ان کی ریاست کا پیراماؤنٹ چیف محض اس لئے ان کا مخالف ہو گیا ہے اور ان سے حسد اور عداوت رکھتا ہے کہ کچھ عرصہ سے ان کی زمین جو کہ ان کی خاندانی ملکیت ہے سے ہیرے برآمد ہونے شروع ہو گئے ہیں اور یہ چیف قاسم صاحب اس امر کو احمدیت میں داخل ہونے کی برکت سمجھتے ہیں۔

چنانچہ اس عیسائی چیف نے علی الاعلان کہا ہے کہ میں چیف قاسم کو تباہ و ذلیل کر کے چھوڑوں گا اب وہ ہر طریق سے انہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ اور ان کے خلاف اعلیٰ حکام کے پاس شکایات اور جھوٹے مقدمے بنا رہا ہے۔

یہ عیسائی چیف چونکہ ہمارے ایک احمدی پیراماؤنٹ چیف مکرم چیف ناصر الدین گامانگا صاحب کا ہمسایہ ہے۔ اور چونکہ وہ سیرالیون کونسل کا ممبر بھی ہو گیا ہے اس لئے چیف گامانگا صاحب کے خلاف بھی آئے دن منصوبہ بازیاں اور مقدمات کھڑا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ احباب جماعت سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ ہمارے ان مخلص احمدی بھائیوں چیف ناصر الدین گامانگا اور چیف الحاج قاسم کمانڈا کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے اور خدا تعالیٰ ہمارے چیفوں کی ہر طرح حفاظت اور مدد و نصرت کرے۔ اور ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی دے اور ہر برائی سے محفوظ رکھے کو ان کے مال اور عمر میں برکت دے اور سلسلہ کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔

ایک احمدی ہیں جو کہ عرصہ بیس سال سے احمدی ہیں۔ اور بہت مخلص اور نیک ہیں۔ انہوں نے

۱۲ پونڈ یکمشت چندہ مسجد ہالینڈ کے لئے دیا ہے۔ احباب اس بھائی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا کرے +

نیز احباب خاکسار اور یہاں کام کرنے والے دوسرے مبلغین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں +

خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے

شہری دفاع اور فرسٹ ایڈ کی تربیت کا انتظام

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے پچھلے سال سے کراچی کے خدام کو شہری دفاع اور فرسٹ ایڈ میں تربیت دلانے کا جو انتظام کیا ہے اس کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (پوزیشن دوم) اور مرزا عبد الوحید صاحب (پوزیشن پنجم) نے شہری دفاع کے "کل انسٹرکٹر کورس نمبر ۴۱" میں نمایاں طور پر کامیابی حاصل کی ہے۔ اب یہ دونوں خدام سرکاری طور پر شہری دفاع کی ٹریننگ خود دے سکتے ہیں۔

مجلس کراچی کے زیر اہتمام ماہ فروری میں ۳۰ خدام نے شہری دفاع اور ۱۸ خدام نے فرسٹ ایڈ کا امتحان بھی پاس کر لیا ہے۔ اس طرح اب تک مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے ایک سو خدام نے شہری دفاع اور اسی خدام نے فرسٹ ایڈ میں تربیت حاصل کر لی ہے۔ مجلس کراچی کے تعلیم یافتہ خدام نے ۲۸ فروری ۱۹۵۹ء کو گورنمنٹ پرائمری سکول سنٹرل جیکب لائنز میں ایک شہری دفاع کا مظاہرہ کیا۔ جس میں آگ بجھانا کوٹھے پر سے بیہوش آدمی کو لکڑی کی سیڑھیوں سے لانا اور گیس والے کمرے میں سے بیہوش آدمی کو نکال کر لانا دکھایا گیا ہے اس مظاہرہ کو دیکھنے والوں نے جو تقریباً پانچ سو سے زائد افراد تھے بہت پسند کیا اور مجلس کی تنظیم کی تعریف کی سکول کے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف کی طرف سے خدام کے لئے چائے کا بندوبست بھی کیا گیا تھا۔ اسی طرح مجلس کراچی کی طرف سے سنٹرل جیکب لائنز میں شہری دفاع پر فلم بھی دکھائی گئی۔ کراچی کے اخباروں میں مجلس کے اس کام کا ذکر آچکا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ کراچی کے مختلف سکولوں نے مجلس کو شہری دفاع اور فرسٹ ایڈ کے مظاہرے دکھانے کی فرمائش کی ہے۔ شہری دفاع کے ساتھ ساتھ فرسٹ ایڈ کا کام بھی دکھایا جاتا ہے۔ سینٹ ایمبولنس کی طرف سے مجلس کے چند خدام جو فرسٹ ایڈ میں تربیت حاصل کر چکے ہیں عملی طور پر ہاکی اور کرکٹ کے میچوں میں ڈیوٹیاں دے چکے ہیں۔

فضل عمر ڈسپنسری کے افتتاح اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور روانگی پر بھی فرسٹ ایڈ میں تربیت یافتہ خدام اپنے فرائض ادا کر چکے ہیں۔

نیاز قطب احمد سٹ ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

بی ٹی اور ایس وی استانیوں کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے تین بی ٹی اور ایک ایس وی کی ضرورت ہے۔ ایم اے بی۔ ٹی کو ترجیح دی جائے گی۔ تجربہ کار استانیوں کو حسب تجربہ و لیاقت تنخواہ دی جائے گی عام گریڈ بی۔ ٹی / بی۔ ایڈ کے لئے ۱۳۰-۱۰-۲۵۰ ہوگا۔ علاوہ الاؤنس اور ایس وی کے لئے ۴۰-۴-۱۰۰ علاوہ الاؤنس۔ (مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

شکریہ احباب!

خاکسار کا بچہ جو یکم اپریل سے لاپتہ تھا۔ الحمد للہ! کہ پشاور سے مل گیا ہے۔ اس سلسلے میں وہاں کے ایک غیر احمدی دوست عبد الغفار خان صاحب مجاہد منشی ڈیرہ فوارہ چوک پشاور چھاؤنی اور ایک احمدی دوست محمد بخش صاحب کاز ریڈیو اسٹیشن روڈ پشاور نے باوجود اس کے کہ وہ مجھے بالکل نہیں جانتے تھے غیر معمولی طور پر بہت کوشش اور مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کا خاص اجر عطا فرمائے۔ اس سلسلے میں جو دوست بھی دعاؤں اور دیگر ذرائع سے میری مدد فرماتے رہے میں تہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار محمد عبد اللہ۔ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

درخواست دعا

میرا لڑکا عرصہ سے ٹائیفائڈ میں مبتلا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد عاشق۔ واقف زندگی معلم وقف جدید
امین پور ضلع ملتان

کتب خانوں کی اہمیت — جماعت احمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ

از مکرم محمد شفیق صاحب قیصر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

اسلام سے قبل علم پر معاشرہ کے ایک مخصوص طبقہ کی اجارہ داری قائم تھی۔ اور اس طبقہ کی خواہش تھی کہ عوام کالانعام ہی رہیں۔ تاکہ وہ ان پر اپنی مرضی کے مطابق حکومت کر سکیں۔ اور جس طرح چاہیں ان سے کام لے سکیں۔ اقتدار پرست راہنماؤں نے یہ اصول بنا دیا تھا کہ کوئی عام شخص علم حاصل نہیں کر سکتا۔ عوام کو طرح طرح کی سزائیں دے کر اور عذاب کا خوف دلا کر تحصیل علم سے باز رکھا جاتا۔ لیکن اسلام نے آ کر مذہبی راہنماؤں کی اس خود غرضی کو یکسر ختم کر دیا۔ اور علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب کر دیا آج کے متمدن دور میں جبکہ علم کا حاصل کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ شاید اسلام کے اس اقدام کو ایک معمولی چیز سمجھا جائے۔ لیکن یہ حقیقت ہے۔ اسلام کا یہ اقدام جس نے علم کو دنیا کے سامنے عوامی شکل میں پیش کیا۔ اور جس کے نتیجہ میں انسانی روح اور ذہن کو کامل آزادی حاصل ہوئی۔ انسانی تاریخ کا ایسا اہم اور دور رس انقلاب تھا کہ فرانس کا سیاسی انقلاب اور یورپ کا صنعتی انقلاب اور احیائے علوم کی دیگر تحاریک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

یہی وجہ تھی کہ ہمارے اسلاف نے تحصیل علم کی طرف بہت توجہ دی اور اس کام کو بہت وسعت دی اور اس شوق اور جستجوئے علم کے جویا ہوئے کہ ایک صدی کے اندر اندر عربی زبان میں اتنا سرمایہ پیدا ہو گیا کہ بقول "موسیو لیبان"

"یورپ کی یونیورسٹیاں چھ سو برس تک عربی کتب کے تراجم پر زندہ رہیں"

(العلم و العلماء اردو ترجمہ جامع بیان العلم و فضلہ از علامہ ابن عبد البر)

اسلامی عہد میں علوم کی ترویج و اشاعت کا آغاز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ سے ہو گیا تھا۔ مگر لائبریریوں کی صورت میں کتابوں کو ترتیب دینے کا خیال سب سے پہلے خالد بن یزید بن معاویہ کو آیا۔ اور یہی وہ پہلا شخص تھا۔ جس نے غیر زبانوں سے عربی زبان میں کتب کے ترجمہ کی بنیاد ڈالی۔

(فہرست ابن الندیم تذکرہ خالد بن یزید بن معاویہ)

تاریخ بتاتی ہے۔ کہ مسلمان جہاں بھی گئے۔ وہاں اپنے ساتھ علم کی روشنی کو بھی لے گئے اور اس سے ان تمام علاقوں کو روشن کیا بنو امیہ اور بنو عباس کے زمانہ میں علمی ترقی کا یہ حال تھا کہ علامہ مقری کے قول کے مطابق۔

اندلس کے لوگوں میں یہ بات زندگی کے لوازمات میں شامل تھی کہ ہر امیر خواہ وہ کتابوں کو اچھی طرح سمجھ سکتا یا نہ سمجھ سکتا۔ اپنے گھر میں ان کا بہتر سے بہتر ذخیرہ جمع کرتا تاکہ لوگ جب اس کا ذکر کریں تو فخریہ کہہ سکیں کہ اس کے کتب خانہ میں وہ کتاب ہے جو کسی دوسرے کے پاس نہیں یا اس کے پاس فلاں خطاط کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

(نفح الطیب جز اول صـ ۲۱۵-۲۱۶)

لیکن اس کے برعکس یورپ کی یہ حالت تھی کہ اس زمانہ میں یورپ کا عالم ترین شخص "پیرڈی نیمورس" جو پیرس میں اسقف کے عہدہ پر فائز تھا صلیبی لڑائی پر جانے لگا تو اس نے اپنا بہت بڑا کتب خانہ جس میں صرف اٹھارہ کتابیں تھیں "سینٹ وکٹر" کی نذر کیا۔ اس زمانہ میں یہ بہت بڑا تحفہ تھا۔

(اخبار الاندلس جلد سوئم)

پھر اس مصنف نے لکھا ہے کہ ملکہ ازابیلا جس نے مسلمانوں کو سپین سے نکالا ہے۔ اس کے کتب خانہ میں صرف دو سو ایک کتابیں تھیں۔ جن میں سے ستر صرف دینیات سے متعلق تھیں سترھویں صدی میں کتب خانے عام طور پر "اناجیل کا مجموعہ" ہوتے تھے لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ ان کے علاوہ بھی کوئی کتاب دنیا میں ہو سکتی ہے۔

(اخبار الاندلس جلد سوم)

لیکن اس سے چار سو سال قبل ۹۶۰ء تا ۹۷۶ء میں الحکم اپنے کتب خانہ میں چار لاکھ کتب جمع کر چکا تھا بلکہ لکھا ہے کہ اس نے تمام کتب کا مطالعہ کیا تھا۔ اور اسی شوق میں اسکی بینائی جاتی رہی۔ اس نے تمام کتب پر نہایت قیمتی حواشی لکھے تھے۔ اس سلسلے میں یہ امر بھی پیش نظر رہے کہ اس زمانہ میں کاغذ اور طباعت کے فن میں ترقی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن آج جبکہ زمانہ کاغذ اور طباعت کی صنعت میں اپنے عروج پر ہے۔ ہمارے سرکاری کتب خانوں کی تعداد بھی الحکم کے کتب خانوں جتنی نہیں۔ پنجاب پبلک لائبریری میں جسے حکومت کی سرپرستی حاصل ہے اسمیں تقریباً ساڑھے تین لاکھ کے قریب کتب ہیں اور اڑھائی ہزار کتب ہر سال نئی داخل کی جاتی ہیں۔

ہماری جماعت میں سب سے بڑی لائبریری خلافت لائبریری ہے۔ جس میں اس وقت زیادہ سے زیادہ پندرہ ہزار کتب ہوں گی۔ اور ان میں سے بیشتر کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذاتی لائبریری کی ہیں

اس کے بعد جامعہ احمدیہ کی لائبریری ہے جس میں زیادہ سے زیادہ سات ہزار کتابیں ہیں اور اگر نصاب کی کتب الگ کر دی جائیں تو صرف تین ہزار کتابیں ایسی ہیں جن کو عام مطالعہ کی کتب کہا جا سکتا ہے۔ مگر ان میں بھی ٹھوس اور علمی کتابوں کی تعداد بہت ہی قلیل ہے۔ جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے جس کی ضرورت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی وفات پر بہ شدت محسوس کیا۔ چنانچہ حضور نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں جماعت کے سامنے یہ تجویز رکھی اور ۱۹۰۶ء میں شاخ دینیات کے نام سے مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ عربی مدرسہ کا افتتاح کیا گیا اور آپ کے وصال کے بعد دسمبر ۱۹۰۹ء میں اس کو علیحدہ مدرسہ کی شکل دے دی گئی جس کے ذریعہ سے علماء کی ایک بہت بڑی جماعت پیدا ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ جو مقدور بھر تمام دنیا میں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پھیلا رہی ہے۔

اس زمانہ میں اخبار اور کتب کو بہت بڑی حیثیت حاصل ہے۔ ہماری جماعت جو تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت جیسی عظیم ذمہ داری لے کر اٹھی ہے کا فرض ہے کہ وہ اس ادارہ کی ضروریات کا پورا پورا خیال رکھے اس وقت صرف یہی ایک ادارہ ہے۔ جو تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے مبلغ تیار کر رہا ہے

اس ادارہ کی اہم ضروریات میں سے ایک فرد ایک عمدہ اور اعلیٰ لائبریری ہے جس میں ہر مذہب کے متعلق کتب کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ آج یورپ علمی لحاظ سے بہت آگے ہے۔ لیکن ماضی میں اس کی علمی پستی کا جو حال تھا اس کا کچھ ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اس ضمن میں ایک اور مثال سنئے جو ہمارے لئے باعث عبرت بھی ہے۔

۱۵۹۰ء میں اٹلی کے ایک گرجا میں ایک چوہے نے "عشائے ربانی" کی ایک روٹی کا ٹکڑا کھا لیا۔ اس پر ایک دینی اور کلیسا کی کونسل قائم کی گئی جو نہایت دیندار اور متبحر لوگوں پر مشتمل تھی۔ اس کونسل میں اس امر پر بحث ہوئی کہ آیا اس روٹی کے ٹکڑے کو کھانے سے اس ٹکڑے کے ساتھ چوہے کے پیٹ میں روح القدس نے حلول کیا ہے یا نہیں۔ اور آیا از روئے احکام دینیہ اس چوہے کو مار ڈالنا چاہیئے یا اس کی پرستش کرنی چاہیئے۔

(اخبار الاندلس جلد سوم صـ ۲۶۰)

اس زمانہ میں پادریوں اور اسقفوں کو اگر کہیں دستخط کرنے پڑ جاتے تو اپنی انگلی عشائے ربانی کی شراب میں ڈبو کر نشان کر دیتے تھے۔

مگر دیکھئے صرف تین سو سال میں انہوں نے علم میں اس قدر ترقی کی ہے کہ اپنے استاد مسلمانوں کو بھی اس ترقی میں پیچھے چھوڑ گئے اور وہی یورپ جہاں سے لوگوں کو کتابیں پڑھنے کے لئے میسر نہ تھیں آج ان کی کتابیں تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

جامعہ احمدیہ کے عظیم مقصد کے پیش نظر اس لائبریری میں یورپ کی تہذیب و تمدن کے علاوہ ایسی منتخب علمی کتب بھی ہونی چاہئیں۔ جو آجکل اسلام کے متعلق شائع ہو رہی ہیں تاکہ اس ادارہ سے جو روحانی طبیب تیار ہوں وہ نہ صرف بیماری سے پورے طور پر آگاہ ہوں بلکہ اس کا علاج بھی جانتے ہوں اسلام کا اس وقت سب سے بڑا مقابلہ مغرب اور مغربی اقوام سے ہے اور یہ مقابلہ علوم کے میدان میں بھی ہے ضروری ہے کہ ہم انکے علوم سے اچھی طرح واقف ہوں اور ہمارے پاس انکا لٹریچر موجود ہو تا اس کے مطابق ہم مقابلہ میں پیچھے نہ رہیں ہماری جماعت کے مخیر احباب کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور جدید ضروریات کے مطابق اس لائبریری کو علمی اسلحہ سے لیس کرنے کے لئے فراخدلی سے اس کی معاونت کرنی چاہیئے

ہمارے لئے خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عملی نمونہ موجود ہے حضور نے خلافت لائبریری کے لئے تقریباً ایک لاکھ روپے کی کتب وقف فرما دیں ہمارے دوستوں کو اس عملی نمونہ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے

اعلان امتحان کتاب الوصیّت

زیر انتظام شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ماہ جون ۵۹ء کی سات تاریخ کو کتاب رسالہ الوصیّت کا امتحان رکھا گیا ہے تمام بیرونی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی لجنہ اماء اللہ میں تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کریں۔

کتاب بہت چھوٹی ہے۔ اس کے مقابلہ میں وقت کافی سے زیادہ دیا گیا ہے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

بندہ کی والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور دن بدن حالت زیادہ خراب ہوتی چلی جاتی ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (کرامت اللہ ربوہ)

دُنیا کی آبادی

دنیا کی آبادی میں جس تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی لیکن غالباً آبادی اب بھی انتہا کو نہیں پہنچی - ایک اندازے کے مطابق پچھلے دو سال (۱۹۵۸-۱۹۵۷) میں دنیا کی آبادی میں نو کروڑ کا اضافہ ہوا ہے - یہ اضافہ جاپان کی موجودہ یا فرانس کی دوگنی آبادی کے برابر کہا جا سکتا ہے - آبادی میں اضافے کی بڑی وجہ شرح پیدائش میں اضافہ ہے - اندازہ ہے کہ اگلے سال کے آخر تک دنیا کی آبادی میں مزید دس کروڑ کا اضافہ ہو جائے گا۔

انیسویں صدی عیسوی کے پہلے نصف حصے میں دنیا کی آبادی ایک ارب ہو گئی تھی - اس کے بعد جو اضافہ ہونا شروع ہوا تو ۱۹۳۰ء تک آبادی دو ارب تک پہنچ گئی - اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۶۲ء تک آبادی تین ارب اور ۱۹۷۷ء تک چار ارب ہو جائے گی - ایک محتاط اندازے کے مطابق ۱۹۷۵ء کے بعد ساری دنیا میں رفتار پیدائش سست ہو جائے گی اور اس لئے پانچ ارب آبادی ۱۹۹۰ء میں ممکن ہو سکے گی - تاہم مزید ایک ارب کا اضافہ اس سے اگلے دس سال میں ہو جائے گا یعنی ۲۰۰۰ء تک آبادی چھ ارب ہو جائے گی۔

غریب ملکوں میں تیز رفتاری

موجودہ زمانے میں ترقی یافتہ ملکوں کی بہ نسبت غریب ملکوں میں آبادی تیزی سے بڑھے گی - بہت سے کم ترقی یافتہ ملکوں میں پچھلے چند سال کے دوران میں آبادی کا اضافہ دو فیصد سالانہ سے زیادہ رہا ہے - جبکہ بعض ملکوں میں رفتار تین فیصد سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے - اس کے برعکس دولت مند ملکوں میں اضافے کی رفتار صرف ۵ء۱ و ۱ فیصدی کے درمیان گھٹتی بڑھتی رہی -

اضافہ آبادی کی اوسط رفتار کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ کم ترقی یافتہ ملکوں کی آبادی میں ۲۰۰۰ء تک تقریباً چار ارب ۸۰ کروڑ کا اضافہ ہو جائے گا - اس کا مطلب یہ ہے کہ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۵ء تک تقریباً اضافہ کی رفتار دو فیصد اور ۱۹۷۵ء سے ۲۰۰۰ء تک ۴ء۲ فیصد ہوگی - اسی بنا پر ترقی یافتہ ملکوں کی آبادی ۲۰۰۰ء تک تقریباً ایک ارب ۵۰ کروڑ ہو جائے گی - ان ملکوں میں اضافے کی رفتار ۱۹۵۰ء سے ۱۹۷۵ء تک ۲ء۱ فی صد اور ۱۹۷۵ء سے ۲۰۰۰ء تک ایک فی صد ہو گی -

دنیا کے کم ترقی یافتہ علاقے یہ ہیں: افریقہ وسطی امریکہ - جنوبی امریکہ کا گرم علاقہ ایشیا (جاپان اور روس کے سوا) جزائر بحرالکاہل - (آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے سوا)

اموات کی کمی

کم ترقی یافتہ ملکوں کی آبادی میں تیز رفتار سے اضافہ کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ نئی ادویات کے استعمال اور حفظان صحت کی تدابیر پر عمل کرنے کے باعث شرح اموات بتدریج کم ہو رہی ہے - یہ حقیقت ہے کہ بہت سے ایسے ملکوں میں جہاں اب سے کچھ عرصہ پہلے شرح اموات اور شرح پیدائش بھی بہت زیادہ تھی ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء میں رفتار اموات بہت کم ہو گئی ہے جیسا کہ ان کے اعداد شمار سے ظاہر ہے ہر ایک ہزار آبادی کے حساب سے شرح اموات سیلون میں ۹ء۸ - چین میں ۸، کوسٹاریکا میں ۹ء۶ ہانگ کانگ میں ۷ء۵، میکسیکو میں ۱۲ء۱، پیورٹو ریکو میں ۷، سنگاپور میں ۷ء۳، اور ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو میں ۹ء۳ -

اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ بھارت میں شرح اموات بہت گھٹ گئی ہے جبکہ رفتار پیدائش بدستور زیادہ ہے - سرزمین چین میں شرح پیدائش کا تخمینہ ۳۷ تا ۴۲ فی ہزار ہے - اور رفتار اموات ۱۷ تا ۲۰ فی ہزار تک آ گئی ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ آبادی میں سالانہ اضافہ تقریباً دو فیصد ہوتا ہے جو مجموعی طور پر ایک کروڑ سے زیادہ ہوتا ہے۔

ترقی یافتہ ملک

۱۹۵۷ء میں بہت سے یورپی ملکوں کی رفتار پیدائش ۱۵ تا ۲۳ فی ہزار رہی - روس کینیڈا ریاست ہائے متحدہ ارجنٹائن آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور جنوبی افریقہ کے یورپی باشندوں میں شرح پیدائش ۲۳ اور ۲۸ فی ہزار کے درمیان تھی - ۱۹۵۷ء اور ۱۹۵۸ء میں پتہ چلا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ میں شادیوں کی رفتار گھٹ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ شرح پیدائش میں اور کمی ہوگی -

جنوب مشرقی یورپ کے ملکوں خصوصاً پولینڈ پرتگال - رومانیہ اور یوگوسلاویہ میں جہاں پیدائش کی رفتار ۲۲ فی ہزار ہے - پچھلے چند سال میں کچھ کمی رونما ہوئی ہے - جاپان میں پیدائش کا تناسب تیزی سے کم ہوا ہے وہاں ۱۹۴۷ء میں اوسط ۳ء۳۴ فی ہزار تھی - جو ۱۹۵۷ء میں ۱۷ء۲ فی ہزار رہ گئی -

پیورٹو ریکو میں دوسری عالمگیر جنگ تک پیدائش کا تناسب بہت زیادہ تھا ۱۹۴۷ء میں ۴ء۴۲ فی ہزار اور ۱۹۵۷ء میں ۴ء۳۲ فی ہزار

امریکہ میں مسلمان

نئی دنیا - امریکہ میں سرکاری طور پر کوئی ایسا ادارہ موجود نہیں جو ملک کی آبادی کے بارے میں مذہب کی اساس پر اعداد و شمار فراہم کرتا ہو - مردم شماری سے متعلقہ کاغذات میں بھی مذہبی امتیاز ظاہر نہیں کیا جاتا - اس لئے قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ امریکہ میں کسی مذہب کے کتنے افراد آباد ہیں - لیکن ایک اندازے کے مطابق امریکہ میں ساٹھ ہزار مسلمان آباد ہیں - چند برس ہوئے خود امریکی مسلمانوں نے اپنی تعداد کا اندازہ لگایا تھا - اس وقت ان کی تعداد پچاس ہزار تھی - لیکن اب انہیں سابقہ اندازے پر نظر ثانی کرنا پڑ رہی ہے - کیونکہ اب امریکہ اور کینیڈا کی اسلامی انجمنوں کے ذریعہ کو مزید امریکی مسلمانوں کے بارے میں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں -

امریکی مسلمان مختلف ملکوں سے آئے ہیں - قریب قریب تمام ریاستوں میں آباد ہیں اور مختلف پیشوں سے منسلک ہیں - یہ مسلمان مختلف اسلامی ممالک سے نقل مکانی کر کے آئے ہیں جن میں مشرق وسطیٰ اور افریقہ کے ممالک بھی شامل ہیں - یہ البانیہ - یوگوسلاویہ اور وسطی یورپ کے دوسرے ملکوں سے آئے ہیں - ان میں وسطی ایشیا کے تاتاری بھی شامل ہیں - اور جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے باشندے بھی۔

امریکہ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا گروہ ریاست مشی گن میں ڈیٹرائٹ کے مقام پر رہتا ہے جو موٹر سازی کی صنعت کا ایک بڑا مرکز ہے - اندازہ ہے کہ اس شہر میں کوئی پندرہ ہزار مسلمان رہتے ہیں - شکاگو میں کوئی اڑھائی ہزار - اور ٹولیڈو (ریاست اوہائیو) میں کوئی پندرہ سو مسلمان آباد ہیں - ان کے علاوہ امریکہ کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک قریب قریب ہر شہر میں مسلمان آباد ہیں - مثلاً ریاست آئیوا کے شہر سیڈر ریپڈس میں ڈیڑھ سو اور ریاست کیلی فورنیا میں کوئی چھ سو مسلمان آباد ہیں -

امریکی مسلمان پیشوں کے اعتبار سے اپنے دوسرے ہم وطنوں سے الگ نہیں ہیں - ان کا کوئی خاص پیشہ نہیں ہے وہ ہر پیشے میں پائے جاتے ہیں اور نقل مکانی کر کے آنے والے دوسرے گروہوں کے پیشوں کے اس ڈھانچے سے تعلق رکھتے ہیں جو ۱۸۵۰ء سے لے کر پہلی جنگ عظیم تک کی درمیانی مدت میں قائم ہوا تھا - جبکہ امریکہ میں لاکھوں افراد دوسرے ملکوں سے آ کر آباد ہو گئے تھے - یہ لوگ جو کام بھی مل جاتا تھا کر لیتے تھے - ان میں سے بہت سے لوگوں نے اپنا ذاتی کاروبار شروع کرنے کے خیال سے یا کوئی بہتر کام شروع کرنے کی غرض سے کفایت شعاری سے کام لیا اور

ہو گیا - اس زبردست نقل مکانی کے دو سبب ہیں اول ملک کی صنعتی فروغ سے اقتصادی حالات پر اثر پڑا - اور دوسرے یہ کہ بہت سے باشندے نقل سکونت کر کے امریکہ چلے گئے تھے۔

کافی روپیہ پیسہ اندوختہ کر لیا - اس کے ساتھ انہوں نے اپنے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کر دیا -

اور یہ دوسری نسل جس کے بہت سے افراد نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی مشین سازی - قانون دانی اور اکاؤنٹنسی جیسے پیشوں میں داخل ہو گئی -

وسطی یورپ سے آنے والے بعض مسلمان گھڑی سازی بنک کاری - فولاد سازی اور اسی قسم کے دوسرے پیشوں کا تجربہ اور مہارت اپنے ہمراہ لائے - اور انہیں ملک میں انہی پیشوں میں ملازمتیں مل گئیں - دوسری نسل کے افراد کی ایک خاص تعداد ماہرانہ صنعتی کاموں پر لگی رہی اور ان میں سے بعض لوگ خود ملوں کے عہدے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے - چند لوگ طب اور قانون کے پیشے میں بھی داخل ہو گئے -

مشرق وسطیٰ اور جنوبی ایشیا سے آنے والے مسلمان بالعموم کاشتکار تھے - پاکستان کے لوگوں نے بڑی حد تک کھیتوں میں اس وقت تک کام کیا جب تک کہ انہوں نے روپیہ بچا کر خود اپنی زمینیں نہ خرید لیں - زمین سے محبت تو ان کی روایات کا جزو ہے اور ان میں سے بعض کاشتکار کیلیفورنیا میں کامیاب زمیندار بن چکے ہیں -

مشرق وسطیٰ سے آنے والے بعض مسلمانوں نے فیکٹریوں کا رخ کیا اور نت نئے ماہرانہ کام سیکھے - اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ لوگ ملک کے مختلف حصوں میں پھیل گئے - کیونکہ ان کو ان نئے کارخانوں میں جہاں ماہر کاریگروں کی ضرورت ہوتی ہے آسانی سے ملازمتیں مل جاتی تھیں - مثال کے طور پر ڈیٹرائٹ موٹر سازی کی صنعت کا مرکز بن گیا ہے - اور لاکھوں آدمی جن میں مسلمان بھی ہیں یہاں کام کرتے ہیں

مشرق وسطیٰ سے آنے والے بہت سے مسلمانوں نے امریکہ پہنچ کر مختلف کاروبار اور تجارت شروع کی - آخر یہ لوگ انہیں عربوں کی اولاد ہیں جو صدیوں تک دنیا کی تجارت پر حکمرانی کرتے رہے تھے

کاروبار کی قسمیں بھی مختلف ہیں مثلاً ٹولیڈو (اوہائیو) کے بہت سے مسلمان ہوٹل اور ریستوران چلاتے ہیں شکاگو میں کپڑے کی دوکانیں کرتے ہیں۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ تاکہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری دفتر کارپرداز مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۵۲۷۵ میں نور بیگم زوجہ بشیر احمد صوبیدار میجر پنشنر قوم اوپل جٹ پیشہ ملازمت عمر چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ محلہ دارالنصر ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{59}$ ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

زیور طلائی کانٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ (۲) ہار ایک عدد وزنی ۳ تولے (۳) انگوٹھیاں دو عدد وزنی ایک تولہ جس کی قیمت موجودہ چار سو روپیہ ہے۔

ایک قطعہ زمین اراضی سکنی ایک کنال واقعہ محلہ دارالیمن ربوہ جو میں نے ایک ہزار روپیہ میں خرید کی ہوئی ہے (۳) میری موجودہ آمد -/۸۰ روپے ماہوار ہے جو میں سکول کی ملازمت سے حاصل کر رہی ہوں (۴) میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ حصہ آمد جب تک ملازمت رہیگی انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

الامۃ نور بیگم زوجہ صوبیدار میجر بشیر احمد محلہ دارالنصر ربوہ

گواہ شد خاکسار ضیاء الدین ارشد صدر محلہ دارالبرکات

گواہ شد محمد بخش سیکرٹری مال دارالنصر ربوہ

دستخط صوبیدار میجر بشیر احمد ربوہ

نمبر ۱۵۲۷۳ میں اللہ بخش ولد غلام قادر قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں (مکان میرے لڑکے کی ملکیت ہے) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پچاس روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ دو صد روپیہ میرے پاس اس وقت نقد ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد اور نقدی کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ فقط

العبد:۔ اللہ بخش پہریدار بہشتی مقبرہ ربوہ (محلہ دارالرحمت وسطی)

گواہ شد قاضی عبدالرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

نمبر ۱۵۲۷۲ میں اقبال بیگم زوجہ عبدالکریم قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۷ء ساکن گوجرانوالہ (سابق قادیان) صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{59}$ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زیور طلائی قیمت پانچ صد تفصیل طلائی چوڑی دو عدد۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد کانٹے طلائی ایک جوڑی۔ حق مہر مبلغ سات صد روپیہ میرا ان کل -/۱۲۰۰ میں مبلغ بارہ صد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اگر میری وفات کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصولی کی بھی حقدار ہوگی۔ نیز میرا مہر ابھی خاوند کے ذمہ ہے۔

العبد اقبال بیگم زوجہ عبدالکریم ٹھیکیدار بھٹہ گلی بوٹا سنگھ۔ گوجرانوالہ۔

گواہ شد عبدالکریم بقلم خود خاوند موصیہ۔ ولد اسر اللہ دتا صاحب مرحوم قادیانی۔

گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ مولوی فاضل ولد مولوی عبدالحق صاحب ٹھیکیدار کھبہ گلی بوٹا سنگھ گوجرانوالہ

نمبر ۱۵۲۷۳ میں محمد یعقوب امروہی ولد محمد احمد صاحب قوم شیخ پیشہ دفتری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سابق امروہہ حال لاہور جودھامل بلڈنگ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ میں دفتری کام کرتا ہوں۔ جس سے پچاس روپیہ ماہوار اور کبھی کم کبھی زیادہ ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ کام ٹھیکے پر ہوتا ہے۔ اس میں سے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی اور میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ میری چھوڑی ہوئی جائیداد سے $\frac{1}{10}$ حصہ حاصل کر سکے گی

موصی خاکسار محمد یعقوب امروہی ولد محمد احمد حال مقیم جودھامل بلڈنگ۔ ڈاکخانہ جاوت بلڈنگ پوسٹ آفس نزد رتن باغ لاہور شہر حلقہ سول لائن

راقم حکیم عبداللطیف شاہد ۱۲۸ امین بازار گوالمنڈی لاہور۔

العبد محمد یعقوب بقلم خود ۱۶ مارچ ۱۹۵۹ء

گواہ شد:۔ نور احمد خاں سیکرٹری مال حلقہ سول لائن لاہور

گواہ شد۔ سید بہاول شاہ صدر جماعت حلقہ سول لائنز ۴ بی نسبت روڈ لاہور۔

نمبر ۱۵۲۷۴ میں ناصرہ بی بی زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر بذمہ خاوندم یکصد روپیہ بالیاں طلائی وزنی نصف تولہ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہیا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۵۹ء۔

الامۃ ناصرہ بی بی موصیہ

گواہ شد۔ نشان انگوٹھا غلام احمد خاوند موصیہ۔ دارالصدر شرقی پان فروش گول بازار

گواہ شد: عبدالرحمن کلرک دفتر بیت المال

نمبر ۱۵۲۷۶ میں رحیم بی بی زوجہ اللہ بخش قوم کشمیری پیشہ خانہ داری۔ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{59}$ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور ایک زیور طلائی ڈنڈیاں وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۰۰ روپیہ ہے میں اس کل جائیداد مالیتی -/۶۰۰ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں بوقت وفات اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ: نشان انگوٹھا رحیم بی بی موصیہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد:۔ رشید احمد دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ ولد نور حسین۔

گواہ شد:۔ محمد دین سیکرٹری وصایا محلہ دارالصدر شرقی ربوہ۔

نمبر ۱۵۲۸۸ میں رضیہ بیگم زوجہ خواجہ بشیر احمد قوم خواجہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{59}$ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانصد روپے زیورات۔ کانٹے طلائی ۱½ تولہ وزن قیمت -/۱۵۰ روپے مہر اور زیور کی کل مالیت -/۶۵۰ روپے مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ۔ بقلم خود رضیہ۔

گواہ شد: شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ کوٹ مومن ولد حاجی امیر الدین ضلع سرگودھا

گواہ شد: بشیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ۔ ولد شیخ دوست محمد کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۵۲۷۷ میں آمنہ بی بی زوجہ محمد خاں گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن چک سکندر ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{59}$ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں،

حق مہر یکصد روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی وزن ۲ تولہ قیمت دو صد روپیہ۔ کل میزان تین صد روپیہ ہے۔ میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے مہیا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الراقم الحروف محمد خاں خاوند موصیہ

الامۃ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی زوجہ محمد خاں چک سکندر ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا نظارت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ بقلم خود فضل دین ولد غلام محمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد چک سکندر ضلع گجرات

متروکہ موسمی فیکٹریاں جولائی تک نیلام کر دی جائیں گی

مستقل آباد کاری کے کام کی رفتار زیادہ سے زیادہ تیز کی جائیگی (جنرل اعظم)

لاہور ۱۴ر اپریل وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل یہاں کہا کہ اب چونکہ آباد کاری کا کام اختتام کے قریب پہنچ گیا ہے۔ اس لئے متروکہ جائدادوں کی عارضی الاٹمنٹوں کی بجائے مستقل الاٹمنٹوں پر زور دیا جائے گا۔

وزیر بحالیات یہاں بہت مصروف رہے انہوں نے کلیمز کسٹوڈین اور آباد کاری کے افسروں کے جلسوں میں تقریریں کیں انہوں نے رائے ظاہر کی کہ متعلقہ حکام کو چاہیئے کہ وہ متروکہ جائدادوں کے جھگڑوں سے متعلق درخواستیں اور مقدمے قبول نہ کریں اس طرح مہاجروں کی مستقل آباد کاری کے کام کی رفتار تیز ہو سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہاجروں کے دیرینہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کلیمز کسٹوڈین اور آباد کاری کی تنظیموں کے سربراہوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ مشترکہ طور پر اپنی کوششوں کو یکجا کرنے کے لئے اپنے اپنے محکموں سے کاموں میں باہمی تعاون پیدا کریں۔ اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے جنرل اعظم خاں نے کہا کہ ان تنظیموں کے کام کو سہل بنانے کے لئے آمدہ رابطہ پیدا کرنے کا کام چیف سیٹلمنٹ اور ری ہیبلی ٹیشن کمشنر کے سپرد کیا جائے گا۔

اور کسٹوڈین اور کلیمز کمشنران کے شریک کار ہوں گے انہوں نے انکشاف کیا کہ حکومت کی آباد کاری کی کوششوں کو تقویت پہنچانے کے لئے ریبا تمام زائد عملہ جو کسٹوڈین کے ماتحت تھا تنظیم آباد کاری میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ یہ عملہ اس عملہ سے مختلف ہوگا جو کسٹوڈین کے محکمہ میں قانونی کام پر مامور ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سیٹلمنٹ اور ری ہیبلی ٹیشن کمشنر کو آباد کاری کا کام سرانجام دینے کے لئے وسیع مالی و انتظامی اختیارات دئے جائیں گے

وزیر بحالیات نے لاہور ڈویژن کے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت نے ناجائز طریقوں سے حاصل کردہ املاک جائز دعویداروں کو واپس دلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

وزیر بحالیات نے بتایا کہ حکومت مہاجرین کی بحالی کے کام کو ہنگامی مسئلہ خیال کرتی ہے۔ کیونکہ یہ بے شمار انسانوں سے تعلق رکھتا ہے انہوں نے کہا کہ جو دعویدار املاک پر قانون معاوضہ کے تحت جائز قبضہ رکھتے ہیں۔ ان کی آباد کاری متعلقہ دستاویزی شہادت کی بنیاد پر کی جائے گی۔ اس کے باوجود ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنروں کو ایسے معاملات کے بارے میں جنہیں وہ جعلی یا مشکوک سمجھتے ہیں اپنے تاثرات بھیجنا چاہئیں یہ تاثرات معاوضہ کے کاغذات کی تیاری کے لئے انفرادی معاملات کی جانچ پڑتال کے وقت درج کئے جا سکتے ہیں۔

صنعتی اداروں کے نیلام کے بارے میں پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے وزیر بحالیات نے ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر (صنعت) کو ہدایت کی ہے کہ وہ رجسٹرڈ فیکٹریوں کے نیلام کا پروگرام بنائیں۔ پہلے مرحلے میں وہ فیکٹریاں نیلام کی جائینگی جو ایک خاص موسم میں کام کرتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس زمرے میں برف، کپاس اوٹنے اور چاول صاف کرنے کی فیکٹریاں آتی ہیں۔ ایسی فیکٹریوں کو جولائی کے آخر تک نیلام کر دیا جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت اس قسم کی فیکٹریوں کو حاصل کرنے کے بارے میں جلد ہی ایک اعلان جاری کرے گی۔